حرفِ اوّل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فریضہ حج اور حیاتِ ابراہیمیؑ کے مراحل

حج درحقیقت ایک فرض عبادت ہے ہر زادِ راہ رکھنے والے صاحب استطاعت مسلمان پر، ازروئے نصِ قرآنی: ﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلاً﴾ (آل عمران) ''اور لوگوں پر اللہ کا یہ حق ہے کہ جو اس گھر (بیت اللہ) تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ اس کا حج کرے۔'' پھر حج میں جو مناسک ادا کیے جاتے ہیں ان کو شعائر اللہ قرار دیا گیا ہے ـــــ سورۃ البقرۃ میں فرمایا گیا: ﴿اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا﴾ (آیت ۱۵۸) ''یقیناً صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ لہٰذا جو شخص بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے اس کے لیے کوئی گناہ کی بات نہیں کہ وہ ان دونوں پہاڑیوں کے درمیان سعی کر لے''۔

سورۃ الحج میں فرمایا کہ قربانی کے جانور بھی شعائر اللہ میں سے ہیں: ﴿وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ﴾ ـــــ جبکہ بیت اللہ اس زمین پر اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا شعیرہ ہے۔ شعائر کے مجازی معنی ہیں ''وہ چیزیں جن کے ادب و احترام کا اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے حکم دیا ہے''۔ اس کے ایک مجازی معنی نشانی اور علامت کے بھی آتے ہیں۔ حج کے یہ سب شعائر کیا ہیں؟ دراصل یہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کے مختلف مراحل ہیں۔ یہ اسی داستانِ عزیمت و امتحان کے مختلف ابواب اور ان کے اَوراق ہیں جن کی ہر سال یاد منائی جاتی ہے۔ یہ جو بین الصفا والمروۃ سعی ہو رہی ہے یہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی والدہ حضرت ہاجرہ سلام اللہ علیہا کی اس عالم بے تابی کی نشانی ہے جبکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کو وادیٔ غیر ذی زرع میں چھوڑ کر چلے گئے تھے اور وہ ننھی سی جان اسماعیلؑ پیاس سے تڑپ رہی تھی اور حضرت ہاجرہ پانی کی تلاش میں صفا اور مروہ کے درمیان سات مرتبہ دوڑی تھیں اور ہر چکر میں پہاڑ پر چڑھ کر پانی ڈھونڈنے کے لیے چاروں طرف نگاہیں دوڑاتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ کو اپنی اس مؤمنہ بندی کی یہ ادا اتنی بھائی کہ حج اور عمرہ کرنے والوں کے لیے مسعیٰ میں دوڑنے کو شعائر اللہ میں سے قرار دے دیا۔ یہ اس لیے بھی ہوا کہ یہ حضرت ہاجرہ کے اللہ پر توکل اور صبر کی بھی ایک عظیم الشان

(باقی صفحہ 38 پر)